ینابیع المسیحیت

چالیس۴۰ سال سے زائد عرصہ ہوا۔ کہ جب عیسائیوں کی طرف سے ایک کتاب ینابیع الاسلام اس کوشش میں شائع ہوئی کہ قرآن کے اسرائیلی قصص کو معاذاللہ توریت وغیرہ سے سرقہ ثابت کیا جائے۔ اس کتاب میں بعض دیگر قرآنی تعلیمات پر بھی اسی قسم کی تنقید کی گئی۔ یہ کتاب پہلے عربی میں چھپی پھر اس کا اُردو فارسی ترجمہ ہوا۔ اثار شیریں کے نام پر شائع کیا گیا۔ یہ قرضہ ہمارے ذمہ مدت سے چلا آتا تھا۔ بحمداللہ وہ قرضہ نہ صرف آج اُتر ہی گیا بلکہ اُس کے بالمقابل یہ قرضہ ان کے ذمہ وہ رکھ دیا گیا ہے۔ کہ جس سے وہ قیامت تک سبکدوش نہ ہونگے ینابیع المسیحیت نے عیسائی کیمپ میں جو کھلبلی ڈال رکھی ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے کہ ایک طرف اس کتاب کا ریویو میں جو بعض عیسائی کالموں میں شائع ہوا مصنف کو گالیاں دینے کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا گیا ہاں اپنی قوم کو صداقت سے الگ رکھنے کے لئے یہ کہدیا کہ اس کتاب میں عیسائی ملاحدہ کے اقوال ہیں یہ امر غلط ہے۔ اس میں شک نہیں کہ موجودہ تبدیلی عقاید عیسوی پر جو مغرب میں ہو رہی ہے

(اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبدالرشید مینجر چھپا)

بحث کرتے ہوئے میں نے چند اقوال دئے ہیں لیکن وہ اقوال اور اجتہاد تو
اُن لوگوں کے ہیں۔ جو آج مسیحی فضلاء میں سرکردہ اصحاب ہیں۔ وہ اپنے آپ کو
معلمان عیسویت کہتے ہیں وہ اسی کام پر انگلستان میں مامور ہیں۔ علاوہ ازیں
کتاب مذکور میں کوئی بحث یا دلائل نہیں۔ کہ جس میں اِدھر اُدھر جانے کی گنجایش
ہو۔ شروع سے اخیر تک خالی واقعات ہی واقعات ہیں۔ جو مسیحی محققین نے تسلیم
کرلئے ہیں۔ اور جن کے ثبوت میں عیسوی مذہب سے پہلے کی کتابیں موجود ہیں
وہ قدیمی کتابیں آج بھی کتب خانوں میں محفوظا ور موجود ہیں۔ پھر جن واقعات کے
انکشاف نے عیسائی دنیا کو اور خصوصًا ہندی عیسائیوں کو مضطرب کیا ہے وہ
تو دوسری تیسری اور چوتھی صدی کے بزرگ راہبان عیسویت کی شہادت سے
بھی ثابت ہوگئے ہیں جن باتوں کو میں نے لکھا ہے اُس کے وجود کو یہ بزرگ
راہب شلاً جسٹن شہید سینٹ آگسٹس اور سینٹ جردم وغیرہ تسلیم کرتے
ہیں۔ اور ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کل کا کل عیسائی مذہب الف سے لیکر
یا تک قدیمی آفتاب پرستی اور دیگر مذاہب کفریات کی روایات سے ہے
اب تو اسلام اور عیسویت کا معاملہ صرف دو لفظوں پر آٹھرا ہے۔ نہ کسی دلیل
بازی اور نہ کسی مجادلہ مباحثہ کی ضرورت ہے۔ امر تنقیح طلب یہ ہے کہ عیسائی

مذہب کے کل کے کل خصوصی اور امتیازی معتقدات اس کی روایات و فلسفہ عیسائیت سے بہت پہلے آیا اور اُن مذاہب میں موجود تھا جنہیں خود عیسائی کفریات کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اگر وہ موجود ہیں جیسے کہ ینابیع المسیحیت کے صفحات کہتے ہیں تو پھر عیسوی تعلیم پر وہ نام کیوں عاید نہیں ہوسکتا جس سے قبل از مسیح کی قدیمی روایات و تعلیمات موسوم کی جاتی ہیں۔ ایسا ہی اگر تعلیم مسیحیت کو صداقت و راستی کہا جاتا ہے۔ تو پھر اُسی تعلیم کے ماخذ و سرچشمہ کو کیوں صداقت و راستی نہ کہا جائے۔ علاوہ ازیں یہ تعلیم تو پہلے ہی سے موجود تھی تو پھر عیسائیت کی دنیا کو کیا ضرورت تھی بروئے مقابلہ موجودہ عیسائیت اور قدیمی مذاہب کفریات میں فرق صرف نام و مقام کا رہ جاتا ہے۔ مثلاً قدیمی دیوتاؤں یا خداؤں کا نام مٹا کر ان کی جگہ مسیح کا نام رکھ دیا گیا ہے۔ اور اس خدا کی پیدایش بیت اللحم ٹھہرا دی ہے۔ والا باقی وہی قصص وہی معتقدات وہی روایات وہی تعلیمات ہیں۔ جو سورج دیوتاؤں کے مختلف ممالک و اقوام میں موجود تھیں۔ ہماری کتاب کے عیسائی ریویو نگار اپنے فرائض سے اس طرح عہدہ برا نہیں ہوسکتے اسلیے کہ وہ مجھے اپنے سب و شتم کا ہدف ٹھہرائیں یا گول مول الفاظ میں یہ کہدیں کہ یہ تو ملاحدو کے اقوال ہیں۔ میں نے اپنی کتاب میں عیسوی عقاید کی تحقیق کرتے ہوئے کسی کے قول نقل نہیں کئے نہ یہ کیا ہے کہ فلاں فلاں

شخص مسیحی مذہب کو فلاں جگہ سے مستخرج کرتا ہے میں نے تو واقعات کے بعد واقعات دیئے ہیں۔ اور کہیں کہیں اُن واقعات پر کسی کا تنقیدی قول نقل کر دیا ہے۔ یہ بھی بہت کم۔ حتّٰے کہ میں نے اپنی طرف سے بھی بہت ہی کم تنقیدی پیرائے کئے ہیں۔ استنباط و استدلال کو بھی الگ رکھا ہے۔ واقعات ہی واقعات دیئے ہیں۔ ان واقعات کی تردید کر دو۔ یہ دکھلا دو کہ یہ باتیں مسیح سے پہلے موجود نہ تھیں میری سب کی سب محنت غرق ہو جاتی ہے +

دوسری طرف جہاں میں نے اس کتاب میں دکھلایا ہے۔ کہ انگلستان کے فضلائے مسیحیت میں کے مشاہیر اب مروجہ عقائد کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ اُس پر اب ہمارے عیسائی دوست سول ملٹری گزٹ کے کالموں میں بعض انگریزی اصحاب سے استفسار کرتے ہیں۔ کہ کیا ان مسیحی مشاہیر کے تبدیلیٔ عقائد کا حوالہ جو کمال الدین نے اپنی کتاب میں دیا ہے وہ صحیح ہے یا مصنف نے بعض کسی نفسانی غرض سے یہ باتیں لکھی ہیں۔ پادری صاحب کو اس حملہ کرنے سے پہلے سوچ لینا چاہیئے تھا۔ کہ میں نے تو اپنی کتاب میں اس امر تبدیلیٔ عقائد پر بھی واقعات گن دیئے ہیں عقیدہ بدلنے والے مشاہیر کا نام بھی لکھ دیا ہے۔ تاریخیں اور سن تک لکھ دیا ہے۔ جا بجا اخبار ٹائمز کا اور اُن صحائف کا حوالہ

دیا ہے۔ جہاں یہ باتیں شائع ہوئیں۔ الغرض کتاب مذکورہ کے شائع ہونے پر نہ صرف عیسائی اصحاب نے وہ اخلاق ہی ظاہر نہ کئے جو ایک مسیح کے پیرو میں ہونے چاہئیں خصوصاً جبکہ کتاب مذکور نہایت ہی ملایم اور شریفانہ پیرایہ میں لکھی گئی تھی۔ بلکہ عیسائی اصحاب نے یہ بھی ظاہر کر دیا کہ در اصل اس کتاب کا جواب ان کے پاس نہیں ہیں ذیل میں کتاب مذکور کا مفصل انڈکس دے دیتا ہوں پڑھنے والے دیکھ لیں کہ یہ کتاب کس پایہ کی ہے۔ یہ یاد رہے کہ ان دریافت شدہ حقایق و واقعات سے ہندوستانی عیسائی ہی نہیں بلکہ کروڑ کروڑ مغرب کے عیسائی بھی ناواقف ہیں۔ ہاں فضلائے مسیحیت جو اس وقت ان عقائد کو چھوڑ رہے ہیں۔ وہ ان باتوں سے ناواقف نہیں مصلحت وقت اور سیاسی ضروریات اُنہیں ان امور کے ظاہر کرنے سے روکے ہوئے تھیں۔ ہاں آہستہ آہستہ ان تمام باتوں کو جن کے ماتحت وہ گزشتہ ۱۸ صد برس سے مسیح کی پرستش نہیں۔ بلکہ مسیح کے نام تلے سورج کی پرستش کرتے آئے ہیں وہ چھوڑتے جاتے ہیں۔ میں نے اس ضرورت کو محسوس کیا ہے کہ معاملہ صداقت کو اب طشت از بام کیا جائے۔ کیونکہ خلق اللہ کا نفع اسی میں ہے۔ عیسائی آخر ہمارے ہی بھائی ہیں۔ وہ دوسروں سے ہمیں اقرب ہیں۔ آج عیسائی اخبار اور مصنف مختلف

پہلوؤں سے عیسائی مسلم جماعتوں میں قریب ہونے کی راہیں سوچ رہے ہیں میرے سامنے بھی یہی ایک خیال ہے وہ بیشک عیسائی رہیں۔ ہم میں اور ان میں جناب مسیح کا وجود واسطہ محبت ہو سکتا ہے وہ باتیں جو آفتاب پرستی سے لیکر پرانے راہبوں نے مسیح کے سر تھوپ دی ہیں اور مسیح کو ایک سورج دیوتا بنادیا ہے اُسے مذہب عیسویت سے نکال دیں۔ پھر مسلم عیسائی ایک ہو جائیں گے اور نور افشاں اور اُس کے ایڈیٹر کو کسی سیاسی غرض سے یہ غلط کوشش کرنے کی ضرورت نہ رہے گی کہ قرآن میں صرف اسرائیلی انبیا کا ذکر ہے ہندی انبیا کا نہیں ٭

اِسبات کی سخت ضرورت ہی کہ انگریزی زبان میں یہ کتاب لکھی جائے اور ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم ہو۔ ایسا ہی عربی زبان میں یہ کتاب مصر و شام۔ بیروت فلسطین وغیرہ میں شائع ہو۔ جہاں ایک کافی حصہ عیسائیوں کا ہے۔ سکندریہ کے رہنے والے میرے ایک فاضل دوست میری استدعا پر یہ کتاب عربی میں ترجمہ کر رہے ہیں۔ میں نے سب سے پہلے اس کتاب کو اُردو زبان میں اس لئے شائع کیا ہے کہ یہاں کے مسلم احباب اس کتاب کو پڑھیں۔ پھر اگر وہ اس کتاب کی عیسائی سرکل میں مفت اشاعت کو خدمت اسلام و خدمت بنی نوع انسان سمجھیں۔ تو وہ

میری امداد میں کھڑے ہو جائیں اور اس اہم کام میں میرا ہاتھ بٹائیں۔ انگریزی میں یہ کتاب لکھی جا چکی ہے۔ اس کا بہت سا حصہ پریس میں جا چکا ہے۔ صرف تعداد اشاعت کا سوال زیر غور ہے یعنی یہ کتاب کس قدر چھاپی جائے۔ وہ مسلمان بھائیوں کی امداد پر منحصر ہے۔ اس مد میں چار ہزار روپیہ کے اوپر رقم آ چکی ہے جس کی فہرست رسالہ اشاعت اسلام میں چھپ چکی ہے۔ اس کار خیر کے لئے جو کچھ بھی چندہ ہوگا۔ اور اس کا جو بھی خرچ ہوگا۔ وہ کوڑی کوڑی اور پیسہ پیسہ رسالہ اشاعت اسلام کے صفحات میں حسب معمول شائع ہو جائے گا یعنی جیسے ہمیشہ سے ووکنگ مشن کی آمد و خرچ اس رسالہ میں شائع ہوتی ہے۔ ایسے اس کتاب کے متعلق کل آمد و خرچ چھپ جائے گا۔ اب میں ذیل میں انڈکس دیتا ہوں

خواجہ کمال الدین

مستقل پتہ۔ عزیز منزل۔ لاہور۔ پنجاب

مورخہ ۴ مارچ ۱۹۲۴ء

صدائے صوت مکّہ

مشاہیر کلیسائے انگلستان کے معتقدات جدید

قرآن مجید کا عیسائی دنیا پر احسان

باب دوم

اساطیر الاولین

مسیحی کلیسا کے ماخذ

تفصیل مضامین	نمبر صفحہ
عقائد مسیحیت کا خلاصہ بطن باکرہ سے ابن اللہ کا پیدا ہونا۔ انسان کو مصائب اور ہلاکت سے اپنے خون کے ذریعہ نجات دینا۔ مرکر پھر جی اٹھنا۔ آسمان کو جانا۔ ان عقائد سے موجودہ معلمان مسیحیت کا علی العموم انکار۔ قبل از مسیح مذاہب کفر و الحاد نے ان تمام عقائد کو اپنے اپنے معبودوں کے متعلق تسلیم کیا ۔	۵۴
اُن معبودان مختلفہ کے نام جو بطن باکرہ سے قبل از مسیح ۲۵ یا ۲۶ دسمبر کو پیدا ہوئے۔ اُن باکرہ بیبیوں کے نام۔ مسیح کی ولادت گاہ اور بعض قدیمی معبودوں کی ولادت گاہ بھی ایک ہی تھی ۔	۵۵
مذہب آفتاب پرستی کی کُل کی کُل روایات مسیح کے نام پر مذہب مسیحیت میں آہستہ آہستہ داخل ہوئیں ۔	۵۷
ایسٹر کے دن صلیب نما روٹی۔ اور انڈے جو عیسائی مسیح کی یاد میں کھاتے ہیں۔ وہ مسیح سے صدیوں پہلے ایسٹر کے دن ہی مصر اور آئرلینڈ کے سورج پرست کھایا کرتے تھے ۔	۵۸
ایسٹر کی تقریب۔ ایرانی نوروز۔ ہندوستان کی بیساکھی مصری	۵۹

تفصیل مضامین	نمبر صفحہ

ینابیع المسیحیت کے متعلق مشاہیر ملک کی آراء کا ملخص

(۱) خواجہ صاحب نے نہایت تفحص و تلاش سے مسیح
کی بشیروں کے خود ساختہ عقائد و ارکان مذہب کو مذاہب
باطلہ سے نقل شدہ ثابت کیا ہے اور بڑی حد تک وہ
کامیاب ہوئے ہیں۔

یہ کتاب مذہبی دوائر میں نہایت پسندیدگی کی نظر
سے دیکھی جائیگی۔ اگر اس کتاب کا ترجمہ انگریزی زبان
میں شایع کرکے یورپ و امریکہ میں مفت تقسیم کرایا جائے
تو اس سے بہت مفید نتائج برآمد ہونگے۔ امید ہے کہ
ملک و ملت کے خیر خواہ اصحاب اس معاملہ میں خواجہ صاحب
کو مالی امداد کرنے سے دریغ نہ کرینگے۔

خلافت بمبی۔ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۲۴ء

(۲) یہ کتاب نہ صرف مسلمانوں کے لیے تقویت الایمان کا
باعث اور عیسائیوں کے لیے "سراج ہدایت" ہے بلکہ
متلاشیان مذہب حقہ کے لیے قابل مطالعہ ہے۔

البریر کانپور۔ ۴ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء

(۳) جناب خواجہ صاحب نے اپنی اس تالیف میں جسم
مسیحیت کی ریڑھ کی ہڈی دکھلادی ہے اور اسکے مطالعہ
کرنیکے بعد یقیناً ہر وہ شخص جسے توفیق صحیح حاصل ہے "مسیحیت کے
بیت عنکبوت کے تمام تاروں کو انکی اصلی حالت میں دیکھ
سکتا ہے۔ ہمارے ناظرین کو یہ کتاب ضرور دیکھنی چاہیے
نہایت ہی پر از معلومات و مدلل ہے۔ مدینہ بجنور ۔ جنوری سنہ ۱۹۲۴

(۴) کتاب فی الواقع عیسائی دنیا کیلیے اسلام کی طرف
سے ایک عمدہ تحفہ ہے۔ اور اگر یہ بکثرت مسیحی دنیا میں
شائع ہوسکے تو فائدے سے خالی نہ ہوگا۔ اس کے
لیے ضرورت ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب کا ہاتھ بٹایا
جاوے۔ اور مسلمان اسکی مفت اشاعت کا انتظام کریں

درویش دہلی ۱۵۔ فروری سنہ ۱۹۲۴ء

(۵) یہ بڑے پایہ کی کتاب مصنف نے پادریوں کے
مذہب پر جدید طرز و طریق سے نہایت عمدہ تنقید کی
ہے۔ قومی رپورٹ۔ مدراس ۱۱ فروری سنہ ۱۹۲۴ء

(۶) متانت براہین اور قطعیت دلائل کی کفالت
کے لیے خواجہ صاحب ممدوح کا نام ہی کافی ہے۔

وکیل۔ امرتسر ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۲۴

(۷) بے شک یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسکو انگریزی
میں ترجمہ کرکے کثرت سے تقسیم کیا جائے جس کے
واسطے مسلمانوں کا فرض ہے کہ چندہ سے امداد کریں۔

اتفاق دہلی ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۲۴ء

(۸) مجیب نے بڑی محنت سے ثابت کیا ہے کہ
در اصل موجودہ عیسائی مذہب فلاں فلاں مذہب اور کتاب سے
ماخوذ ہے۔ کتاب اس قابل ہے کہ عیسائیوں میں مفت تقسیم
ہو۔ اہلحدیث۔ امرتسر

(۹) ینابیع المسیحیت میں جو حصہ عیسائیت کی تردید
کا ہے۔ وہ اچھا ہے۔

اہلسنت والجماعت۔ ۱۱۔ فروری سنہ ۱۹۲۴ء